

نماز

جناب عبد الرشید عراقی صاحب

اسلام کے چار بنیادی ارکان میں سے نماز ایک اہم رکھن ہے۔ اور نماز بندوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔ اور اس کو دین اسلام کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ مسلمان اور کافر کے درمیان وجہ امتیاز نماز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْحَقِّ وَالْحَقُّ أَكْبَرُ ۚ

اور نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں مت رہو۔

نماز ذریعہ نجات ہے | نماز نجات کی شرط ہے۔ ایمان کی محافظ ہے۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت و تقویٰ کی بنیادی شرائط قرار دیا ہے۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ آيَاتِي وَيُؤْتُونَ زَكَاةً وَيَسْتَفِضُونَ

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ آيَاتِي وَيُؤْتُونَ زَكَاةً وَيَسْتَفِضُونَ

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ آيَاتِي وَيُؤْتُونَ زَكَاةً وَيَسْتَفِضُونَ

۱۔ الروم - ۳۱

۲۔ البقرہ - ۳، ۲۰۱

پابندی کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ۖ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝
 بامراد ہوا جو پاک ہو اور اپنے پروردگار کا نام لیتا اور نماز پڑھتا ہے۔

کامیابی کا راز نماز کو قرار دیا گیا ہے۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝

اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں۔

نماز ہی میں علائقِ دنیوی کے رشتے کٹتے ہیں۔ گناہوں کی کثافتیں دھلتی ہیں۔ اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور انسان کی رُوحِ ناصبور حسین اور سکون سے ہم آغوش ہوتی ہے کہ قلبی اطمینان بغیر ذکرِ الہی کے ممکن نہیں۔

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝

خدا کی یاد سے دلوں کو تسکین ہوتی ہے۔

اور نماز کا مقصد یادِ الہی بتایا گیا ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝

اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔

قلبِ انسانی نماز کی بدولت، تجلیات و انوارِ الہی کا مہیض بنتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ نماز دل کی روشنی ہے۔

۱۔ الاعلیٰ - ۱۳، ۱۴

۲۔ المؤمنون - ۹

۳۔ الرعد - ۲۸

۴۔ طہ - ۱۴

۵۔ سیرت النبی جلد ۵ ص ۴۳

نماز کی پابندی ضروری ہے | نماز کی پابندی ہر وقت ضروری ہے اور پابندی میں حفاظت اور سلاستی کا راز پوشیدہ ہے۔ اور اسلام میں یہی ایک فریضہ ہے جو حسنِ بلوغ سے لے کر آغوشِ لحد تک کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتا۔ اور یہی ایک فریضہ ہے جو ہر مرد و زن، امیر و فقیر، بوڑھے اور جوان پر فرض ہے۔ نہ میدانِ جنگ کے ہیبت ناک احوال و مناظر اس عزیز فریضہ کی ادائیگی میں مانع آسکتے ہیں۔ اور نہ کوئی اور عذر اس کے ترک کا سبب بن سکتا ہے۔ عذر کی صورت میں آسانیاں فراہم کی گئی ہیں۔ لیکن مسلمان ہوتے ہوئے اس فریضہ کی بجا آوری سے فرار ممکن نہیں۔

قرآن مجید میں ہے:

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

گویا نماز کا ترک کرنا مشرکوں میں سے ہو جانے کے ہم معنی ہے۔

قیامت کے روز جب کفار سے یہ سوال کیا جائے گا کہ تمہارے جہنم میں آنے کا کیا سبب ہے تو وہ جواب میں کہیں گے۔

لَكَ نَكَاحٌ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝

ہم نمازیوں میں سے نہ تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ ۝

بندہ (مسلم) اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے (یعنی اگر

نماز چھوڑ دے گا تو کفر کی (سرحد) سے جا ملے گا۔

سۃ الروم - ۳۱

سۃ امداد - ۴۳

سۃ بیعہ سلم، مشکوٰۃ ص ۵۸

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
 العهد الذی بیننا و بینہم الصلوٰۃ فمن ترکها
 فقد کفر^۱

پھر اسے اور ان کے درمیان صرف نماز کا عہد ہے۔ پس جس نے
 نماز کو ترک کیا۔ وہ کافر ہوا۔ (یعنی اگر ترک کو حلال جان کر نماز نہ
 پڑھی)۔

نماز کی حفاظت | حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
 ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:
 ”جو شخص نماز پر محافظت کرے گا تو نماز اس کے لیے قیامت میں
 روشنی، برہان، اور ذریعہ نجات ہوگی۔ اور جو نماز کی محافظت نہیں کرے گا
 اس کے لیے نہ روشنی ہوگی، نہ دلیل (ایمانی) اور نہ نجات اور قیامت کے روز
 قارون، فرعون، هامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا“^۲
 امام ترمذی رحمہ اللہ جامع ترمذی میں اور امام بغوی رحمہ اللہ نے شرح السنہ
 میں عبداللہ بن شقیق کا یہ قول نقل کیا ہے۔

کان اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئاً
 من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ^۳
 ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی عمل کے
 ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے“

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۔ مسند احمد، جامع ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۵۸۔

۲۔ مسند احمد، دارمی، بیہقی، مشکوٰۃ ص ۵۸۔

۳۔ مشکوٰۃ ص ۵۹۔

سات باتوں کی وصیت کی، جن میں سب سے پہلی اہم دو باتیں یہ ہیں:

لَا تَشْرُكُوا بِاللَّهِ وَأَنْ قَطَعْتُمْ أَوْ حَرَقْتُمْ وَلَا تَتْرَكُوا الصَّلَاةَ

مَتَعْبِدِينَ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ ۖ

”اللہ کے ساتھ کبھی شرک نہ کرو، اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے

یا تم کو آگ میں جلا دیا جائے۔ اور خبردار کبھی دانستہ نماز نہ چھوڑو، کیونکہ

جس نے عمداً نماز چھوڑی وہ ملت سے نکل گیا۔“

نماز کو ترک کرنا تو بڑا گناہ ہے۔ اگر اس کے ادا کرنے میں سستی کی جائے تو

اس کو نفاق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى ۖ

”جب وہ نماز کے لیے اُٹھتے ہیں تو سستی کرتے ہوئے اُٹھتے ہیں۔“

نماز کے دوام کی ضرورت اور اس کے ترک کے خطرات پر مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

لکھتے ہیں:

”یہ ایک ایسا فریضہ ہے جو کسی نبی اور رسول سے بھی ساقط نہیں ہوتا۔

چھ جائے کہ کسی ولی اور عارف اور مجاہد سے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۖ

”اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیے۔ یہاں تک کہ آپ کو یقین پیش آئے۔“

یہ سمجھتا ہے کہ مشاہدہ اور یقین کی منزل پر پہنچنے کے بعد یا اسلام

کے راستہ میں مختلف خدمات انجام دینے یا اپنے کارناموں اور اپنے

مقام کی وجہ سے یہ فریضہ اس سے ساقط ہو گیا تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت

میں ڈالتا ہے اور زبردست خطرہ کو دعوت دیتا ہے۔“

(باقی)